فون ۴۳۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ الفضل ربوہ

بروز منگل

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۲۵/۶۰	۴ شوال ۱۳۹۱ھ ۲۳ نبوت ۱۳۵۰ہش ۲۳ نومبر ۱۹۷۱ء	نمبر ۲۶۹

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

ایمان ایک قوت ہے جو انسان کو سچی شجاعت اور ہمت عطا کرتا ہے

اس کا بہترین نمونہ ہمیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام کی زندگیوں میں نظر آتا ہے

"ایمان ایک قوت ہے جو سچی شجاعت اور ہمت انسان کو عطا کرتا ہے۔ اس کا نمونہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی زندگی میں نظر آتا ہے۔ جب وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہوئے تو وہ کونسی بات تھی کہ جس نے یہ باور کرایا کہ اس طرح ایک بیکس ناتوان انسان کے ساتھ ہو جانے سے ہم کو ثواب ملیگا، ظاہری آنکھ تو اسکے سوا کچھ نہ دکھاتی تھی کہ اس ایک کے ساتھ ہونے سے ساری قوموں کو اپنا دشمن بنالیا ہے۔ جس کا نتیجہ صریح یہ معلوم ہوتا تھا کہ مصائب اور مشکلات کا ایک پہاڑ ٹوٹ پڑیگا اور وہ چکنا چور کر ڈالیگا اس طرح ہم ضائع ہو جائیں گے۔ مگر کوئی اور آنکھ بھی تھی جس نے ان مصائب اور مشکلات کو ہیچ سمجھا تھا اور اس راہ میں مر جانا اسکی نگاہ میں ایک راحت اور سرور کا موجب تھا۔ اس نے وہ کچھ دیکھا تھا جو ان ظاہر بین آنکھوں کے نظارہ سے نہاں در نہاں اور بہت ہی دور تھا۔ وہ ایمانی آنکھ تھی اور ایمانی قوت تھی جو ان ساری تکلیفوں اور دکھوں کو بالکل ہیچ دکھاتی تھی۔ آخر ایمان ہی غالب آیا اور ایمان نے وہ کرشمہ دکھایا کہ جس پر ہنستے تھے، جس کو ناتوان اور بیکس کہتے تھے اس نے اس ایمان کے ذریعہ انکو کہاں پہنچا دیا۔ وہ ثواب اور اجر جو پہلے مخفی تھا، پھر ایسا آشکارا ہوا کہ اس کو دنیا نے دیکھا اور محسوس کیا کہ ہاں یہ اسی کا ثمرہ ہے۔ ایمان کی بدولت وہ جماعت صحابہؓ کی نہ تھکی اور نہ ماندہ ہوئی بلکہ قوتِ ایمانی کی تحریک سے بڑے بڑے عظیم الشان کام کر دکھائے اور پھر بھی کہا تو یہی کہا کہ جو حق کرنیکا تھا نہیں کیا۔ ایمان نے ان کو وہ قوت عطا کی کہ اللہ تعالیٰ کی راہ میں سر کا دینا اور جانوں کا قربان کر دینا ایک ادنیٰ سی بات تھی۔"

(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۱۵۱، ۱۵۲)

ربوہ میں عید الفطر کی مبارک تقریب

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز عید پڑھائی اور بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا

ربوہ۔ عید الفطر کی مبارک اور مقدس تقریب یکم شوال ۱۳۹۱ھ (۲۰ نبوت/نومبر ۱۳۵۰ہش) بروز ہفتہ یہاں پر اسلامی طریق کے مطابق سادہ اور پُروقار طور پر اللہ تعالیٰ کے حضور عاجزانہ دعاؤں کے ساتھ منائی گئی۔

اہل ربوہ نے ہزاروں کی تعداد میں جمع ہو کر جن میں عورتیں اور بچے بھی شامل تھے نیز دور و نزدیک سے آئے ہوئے کثیر تعداد احباب نے مسجد مبارک میں سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اقتداء میں نماز عید ادا کی۔ جس کے بعد حضور نے بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا اور پھر اجتماعی دعا کرائی۔

نمازِ عید کا وقت حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے ۹ بجے صبح مقرر تھا۔ وقت مقررہ سے پہلے ہی مسجد کا صحن اس سے ملحقہ وسیع احاطہ اور بیرونی سڑک سے ملحق گھاس کے پلاٹ بھی نمازیوں سے پُر ہو چکے تھے۔ مستورات کیلئے بھی اس دفعہ جگہ بہت ہی ناکافی ثابت ہوئی۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ ناسازی طبع کی وجہ سے کچھ تاخیر سے یعنی ۹-۴۰ پر مسجد تشریف لائے۔ حضور نے نماز عید پڑھائی اور پھر مختصر مگر بصیرت افروز خطبہ ارشاد فرمایا جس میں حضور نے احباب جماعت کو عید کی مبارکباد دی اور پھر بتایا کہ رمضان میں مومن کی عبادتوں کے نتیجہ میں اللہ تعالیٰ انہیں قبولیت دعا کی خوشی دکھاتا ہے جس کا ظاہری نشان یہ عید ہے لیکن ہمیں یہ امر کبھی نہ بھولنا چاہیئے کہ یہ خوشی اپنے ساتھ بڑی اہم ذمہ داریاں بھی لاتی ہے۔ موجودہ زمانہ میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعاؤں کے نتیجہ میں غلبۂ اسلام کیلئے احمدیت قائم کی گئی ہے۔ آج اللہ تعالیٰ رجوع برحمت ہے۔ زندہ خدا کی زندہ تجلیات کا ہم مشاہدہ کر رہے ہیں۔ کفرانِ نعمت کی کوئی گنجائش نہیں ہے۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم اپنے رب کے شکر گزار بندے بنیں، دعاؤں پر زور دیں اور بشاشت کیساتھ قربانیاں کرتے چلے جائیں تاکہ عید کا جو سورج ہمارے لئے طلوع کیا گیا ہے وہ کبھی غروب نہ ہو حتّٰی کہ ساری دنیا پر اسلام غالب آجائے۔ اگر آپ اپنی ذمہ داریوں کو ادا کرینگے اور خدا کے شکر گزار بندے بنے رہیں گے تو یہ عید ہمیشہ جاری رہیگی راہ کے کانٹے محسوس بھی نہ ہونگے اور ہم شاہراہ غلبۂ اسلام پر بشاشت کے ساتھ آگے بڑھتے چلے جائیں گے، خدا کرے کہ ایسا ہی ہو۔

اس بصیرت افروز خطبہ کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کرائی اور اس طرح یہ مبارک تقریب اختتام پذیر ہوئی۔

اخبار احمدیہ

ربوہ ۲۲ نبوت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق ۲۱ نبوت کی اطلاع مظہر ہے کہ:- کل حضور کو ضعف کی تکلیف رہی آج طبیعت اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب حضور کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں۔

۱۹ نبوت کو (بروز جمعۃ المبارک) حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے مسجد مبارک میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جسکے بعد نماز بھی خود پڑھائی جب سے حضور (گذشتہ جنوری میں) گھوڑے سے گرے تھے یہ پہلا موقع تھا کہ احباب کو حضور ایدہ اللہ کی اقتداء میں نماز ادا کرنے کی سعادت نصیب ہوئی۔ الحمد للہ۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے قرآن مجید کی آیت وَاَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْھُدٰٓی اٰمَنَّا بِہٖ۔ فَمَنْ یُّؤْمِنْ بِرَبِّہٖ فَلَا یَخَافُ بَخْسًا وَّلَا رَھَقًا (الجن ۱۴) کی لطیف تفسیر بیان فرمائی اور اپنے رب کے ساتھ پختہ تعلق قائم کرنے کی نصیحت فرمائی۔ اسی روز مسجد مبارک میں نماز عصر بھی حضور نے خود تشریف لاکر پڑھائی جسکے بعد حضور نے رمضان المبارک کے درس القرآن کے سلسلے میں سورۃ الناس کی پُر معارف تفسیر بیان فرمائی اور پھر پُرسوز اجتماعی دعا کرائی جس میں مقامی اور بیرونی مقامات [illegible]

(مسعود احمد پبلشر و ایڈیٹر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ سے چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ ربوہ
الفضل
مورخہ ٢٣ نبوت ١٣٥٠ ہش

مومن کا ہر روز روزِ عید ہوتا ہے

ماہِ رمضان کے بخیر و خوبی کے ساتھ پورا ہونے کے بعد خدائی حکم کے ماتحت یکم شوال کو پورا عالَمِ اسلام عید مناتا ہے۔ اُس روز سب مرد و زن، بچے بوڑھے اور جوان حسبِ توفیق صاف ستھرے کپڑے پہن کر نمازِ عید ادا کرتے اور اللہ تعالیٰ کے حضور سجداتِ شکر بجالا کر رمضان کی مخصوص عبادات بجالانے کی توفیق عطا ہونے پر خوشی کا اظہار کرتے ہیں۔

یکم شوال کو اس لئے خوشی منانے اور خوشی کا اظہار کرنے کی اجازت دی گئی ہے کہ رمضان کی مخصوص عبادات بجالا کر حقیقی مومن اپنے اوپر تبتّل اور انقطاع الی اللہ کی کیفیت وارد کر کے لقائے الٰہی کی کامیاب جد و جہد کرتے ہیں۔ رمضان کا مہینہ ختم ہونے کے بعد بھی تبتّل اور انقطاع الی اللہ کی یہ حالت قائم رہتی ہے اور اس کیفیت کے دوامی طور پر میسّر آنے کی خوشی میں ہی عید الفطر منائی جاتی ہے۔ اس لحاظ سے عید منانے اور خوشی کا اظہار کرنے کا استحقاق انہی مومنوں کو حاصل ہوتا ہے جو رمضان کی مخصوص عبادات بجالا کر رمضان کی حقیقت یعنی تبتّل اور انقطاع الی اللہ کی مستقل اور دائمی کیفیت سے بہرہ اندوز و فائز المرام ہو جاتے ہیں اور چونکہ یہ کیفیت دائمی طور پر انہیں حاصل ہو جاتی ہے، اس لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک عید الفطر ہی نہیں بلکہ دائمی عید انہیں عطا کی جاتی ہے اور اس اعتبار سے ان کا ہر روز روزِ عید ہی ہوتا ہے اور وہ اس دنیا میں بھی دم نقد بہشت میں ہی ہوتے ہیں۔ پس اصل اور حقیقی عید انہی کو میسر آتی ہے جو رمضان کی حقیقت یعنی تبتّل اور انقطاع الی اللہ کی دائمی کیفیت سے اس طور پر بہرہ اندوز ہوتے ہیں کہ خود خدا تعالیٰ کی طرف سے انہیں وصالِ ذات ذو الجلال کا شیریں جام پلایا جاتا ہے اور وہ جوارِ رحمتِ ایزدی میں جگہ پانے کے باعث ابدی اور دائمی سرور میں سدا مست و سرشار رہتے ہیں۔

جن لوگوں کو رمضان کی برکات سے اس طور پر فائدہ اٹھانے کی توفیق نہیں ملی کہ وہ تبتّل اور انقطاع کی دائمی کیفیت اپنے اوپر وارد کر سکیں وہ حقیقی عید منانے کے استحقاق سے محروم ہیں۔ ظاہری خوشی منانا ان کے اختیار میں ہے اور دنیا ظاہر طور پر اس روز خوشی مناتی بھی ہے لیکن جیسا کہ سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے ٢٨ر جولائی ١٩٤٩ء کے خطبہ عید الفطر میں واضح فرمایا ہے کہ جہاں عید رمضان کی برکات سے حقیقی رنگ میں فائدہ اُٹھانے والے خوش نصیبوں کے لئے انعام بن کر آتی ہے وہاں رمضان کی برکات سے فائدہ نہ اٹھانے اور اس کے دائمی ثمرات سے محروم رہنے والوں کے لئے تازیانہ کی حیثیت رکھتی ہے اور ان سے کہتی ہے، بولو تم کس بناء پر عید منا رہے ہو۔ تمہیں کیا حق پہنچتا ہے کہ عید مناؤ؟

اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ حصولِ حسنات کے اُس عظیم الشان موقع کو ضائع کرنے کے بعد جو رمضان کی شکل میں ان کے لئے پیدا ہوا تھا، اب حقیقی عید منانے سے وہ محروم کر دئے گئے ہیں۔ اگر وہ اُس تازیانہ سے جو عید کی شکل میں ان کے لئے پیدا ہوا ہے حقیقی طور پر فائدہ اٹھائیں اور ظاہری خوشیوں میں ہی گم ہو کر نہ رہ جائیں تو اب بھی ان کے لئے حقیقی اور دائمی عید کا سامان پیدا ہو سکتا ہے کیونکہ خدا تعالیٰ نے جس کی رحمت اُس کے غضب پر غالب ہے اپنی رحمتوں، برکتوں اور فضلوں کو صرف اور صرف رمضان کے ساتھ ہی مخصوص نہیں کیا ہے بلکہ وہ ہر دم اور ہر آن اپنے غافل بندوں پر رحمت کی نظر کرنے اور ان کے لئے دائمی عید کا سامان کرنے کے لئے تیار رہتا ہے بشرطیکہ انسان پورے اخلاص اور صدقِ دل کے ساتھ اُس کی طرف رجوع کرنے کیلئے تیار ہو اور سچی توبہ کر کے غفلت کا جامہ اُتار پھینکے اور اپنی ہستی پر پورا پورا انقلاب وارد کر دکھائے۔ جس دن بھی وہ عید کی شکل میں ظاہر ہونے والے تازیانہ سے فائدہ اُٹھاتے ہوئے تلافیٔ مافات کے پختہ عزم کے ساتھ توبہ کرے گا، وہ دن اُس کے لئے جمعہ اور عیدین سے بھی بڑھ کر مبارک اور خوشی کا دن ہوگا اور اسے دائمی خوشیوں والی عید میسر آجائے گی۔ پھر اس کا بھی ہر روز روزِ عید ہوگا اور دائمی مسرتیں اس کے لئے مقدر کر دی جائیں گی چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام عیدین سے بھی بڑھ کر اس مبارک اور خوشی کے دن کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"اللہ تعالیٰ نے اسلام میں بعض ایسے دن مقرر کئے ہیں کہ وہ دن بڑی خوشی کے دن سمجھے جاتے ہیں اور اللہ تعالیٰ نے ان میں عجیب عجیب برکات رکھی ہیں۔ منجملہ ان دنوں کے ایک جمعہ کا دن ہے۔ ..... ایسا ہی اسلام میں دو عیدیں ہیں .... لیکن ایک دن ان سب سے بھی بڑھ کر مبارک اور خوشی کا دن ہے ..... وہ دن کونسا ہے؟ ...... میں تمہیں بتاتا ہوں کہ وہ دن انسان کی توبہ کا دن ہے جو ان سب سے بہتر ہے اور ہر عید سے بڑھ کر ہے"

(تقریر ٢٨ر اگست ١٩٠٢ء)

پس رمضان کے بعد یکم شوال کو حقیقی عید منانے کا استحقاق انہیں خوش نصیبوں کو حاصل ہوا جنہوں نے رمضان کی برکات سے فائدہ اٹھا کر اپنے لئے دائمی عید کا سامان پیدا کیا۔ لیکن جو اپنی شومیٔ قسمت سے یہ استحقاق حاصل نہیں کر سکے وہ عید الفطر کے تازیانہ سے فائدہ اُٹھا کر اور حقیقی توبہ کی توفیق پا کر اب بھی اپنے لئے دائمی عید کا سامان پیدا کر سکتے ہیں اور اُن خوش نصیبوں میں شامل ہو سکتے ہیں جن کا ہر روز ہی روزِ عید ہوتا ہے۔

سات موانع قویّہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ انسان کو چاہیئے کہ سات چیزوں کے آنے یا واقع ہونے سے پہلے نیک اعمال بجالائے کیونکہ پھر اسے نیک اعمال بجالانے کی توفیق کا ملنا بعض حالات میں محال اور بعض حالات میں ناممکن ہے۔ وہ سات چیزیں کونسی ہیں؟

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ان کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

"آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تم سات چیزوں سے پہلے نیک اعمال کی طرف سبقت کرو۔ کیا تم انتظار کرتے ہو فقر کا جو خدا کی یاد کو بھلا دینے والا ہے، یا تونگری کا جو سرکشی کرنیوالی ہے، یا بیماری کا جو تباہ کرنیوالی ہے، یا موت کا جو ناگہاں آنے والی ہے، یا بڑھاپے کا جو بے حواس کرنے والا ہے، یا دجّال کا جو بہت بُرا غائب ہے، یا قیامت کا اور قیامت بڑی سخت اور بڑی تلخ ہے۔" (ترمذی)

فقر اور تونگری دونوں ہی انسان کو خدا تعالیٰ کی یاد سے غافل کر دیتی ہیں۔ فقر میں اگر صبر کا دامن ہاتھ سے چھوٹ جائے تو پھر انسان نیک اعمال بجالانے کی توفیق سے محروم ہو جاتا ہے۔ تونگری میں سرکشی پیدا ہو کر اسے نیک اعمال کی بجا آوری سے محروم کر دیتی ہے۔ اسی طرح بیماری اور بڑھاپا ضعف کی وجہ سے نیک اعمال بجالانے کی استعداد چھین لیتے ہیں۔ موت کے آنے پر ویسے ہی اعمال کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے اور قیامت واقع ہونے پر تو اعمال کا حساب ہونا ہے پھر اعمال بجالانے کا موقع کہاں، اسی طرح دجّال نے ظاہر ہو کر دنیا کو نیک اعمال سے برگشتہ کرنا تھا، اُس وقت نیک اعمال بجالانے کی توفیق کا ملنا ہی محال ٹھہرا۔ الغرض انسان کا فرض ہے کہ وہ ان موانع قویہ کے واقع ہونے سے پہلے پہلے نیک اعمال بجالانے میں کوئی کسر اُٹھا نہ رکھے۔

بیش قیمت نصائح

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک دفعہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو بعض نہایت ہی بیش قیمت نصائح فرمائیں۔ ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ ان نصائح پر عمل پیرا ہو کر فلاحِ دارین سے ہمکنار ہو۔ وہ نصائح یہ ہیں:۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے برخوردار میں تجھے چند باتیں بتاتا ہوں۔ اوّل یہ کہ تُو اللہ تعالیٰ کا خیال رکھ اللہ تعالیٰ تیرا خیال رکھے گا۔ تُو اللہ تعالیٰ پر نگاہ رکھ تو اسے اپنے پاس پائے گا۔ جب کوئی چیز مانگنی ہو تو اللہ تعالیٰ سے مانگ، اگر مدد مانگنی ہو تو اللہ تعالیٰ سے مانگ اور سمجھ لے کہ اگر سارے لوگ اکٹھے ہو کر تجھے فائدہ پہنچانا چاہیں تو وہ تجھے کچھ بھی فائدہ نہیں پہنچا سکتے سوائے اسکے کہ اللہ تعالیٰ چاہے اور تیری قسمت میں فائدہ لکھ دے۔ اور اگر وہ تجھے نقصان اُٹھانے پر اتفاق کر لیں تو تجھے نقصان نہیں پہنچا سکیں گے سوائے اسکے کہ اللہ تعالیٰ تیری قسمت میں نقصان لکھ دے، قلمیں اُٹھا کر رکھ دی گئی ہیں اور صحیفۂ تقدیر خشک ہو چکا ہے۔

ایک اور روایت میں ہے کہ حضورؐ نے فرمایا اللہ تعالیٰ پر نگاہ رکھ تُو اسے اپنے سامنے پائے گا۔ تُو اللہ تعالیٰ کو خوشحالی میں پہچان اللہ تعالیٰ تجھے تنگدستی میں پہچانے گا اور سمجھ لے کہ جو تجھ سے چُوک گیا، اور تجھ تک نہیں پہنچ سکا وہ تیرے نصیب میں نہیں تھا اور جو تجھ کو مل گیا وہ تجھے ملے بغیر نہیں رہ سکتا کیونکہ تقدیر کا لکھا یونہی نہیں تھا۔ جان لو کہ اللہ کی مدد صبر کرنے کے ساتھ ہے اور خوشی بے چینی سے ملی ہوئی ہے اور ہر تنگی کے بعد یُسر اور آسانی کے دن آتے ہیں۔

(ترمذی ابواب صفۃ القیمۃ)

اللہ تعالیٰ ہم سب کو آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی ان بیش قیمت اور زرّیں نصائح پر عمل پیرا ہونے اور اس طرح فلاحِ دارین سے ہمکنار ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کفر و اسلام کے مابین فیصلہ کن معرکہ ——— جنگ احزاب

(محترم شیخ نور احمد صاحب منیر فاضل سابق مبلغ بلاد عربیہ)

(۱)

غزوہ بدر میں کفار مکہ کی شکست فاش اور زعماء قریش کا قتل نہ بھولنے والا واقعہ تھا۔ اور قریش کا اثر و نفوذ پیوند خاک ہو گیا تھا۔ اس کے بعد جنگ احد جو ہوئی وہ انتقامی جنگ تھی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینہ میں آمد سے ہی یہود نے مسلمانوں کی طاقت اور اقتدار کو دیکھتے ہوئے اندرونی طور پر سازش شروع کر دی تھی۔ مدینہ میں یہود کے تین قبائل بنو قینقاع۔ بنو نضیر اور بنو قریظہ مقیم تھے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ کے سیاسی حالات اور آمدہ خطرات کے پیش نظر ان تین قبائل یہود سے باہمی امن و امان کا معاہدہ کر لیا تا مسلمان اور یہودی باہمی صلح اور خوشگوی کے ساتھ زندگی بسر کریں تا کوئی بیرونی طاقت ان کو مسلمانوں کے خلاف نہ ورغلا سکے اس معاہدہ کو اصطلاحاً میثاق مدینہ کہا جاتا ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم یہود کی شرارتوں سے خدائی وحی کی بناء پر چوکس رہتے تھے اور مسلمان مدینہ میں بہت حد تک طاقت حاصل کر چکے تھے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم در اصل مدینہ کے بادشاہ تھے جب مدینہ اور اس کے مضافات میں مسلمانوں کو اقتدار حاصل ہونا شروع ہوا تو یہود کی نیتوں میں فرق آنے لگا۔ چنانچہ یہود نے ازراہ شرارت بعض کمزور مسلمانوں اور مخلص مسلمانوں کے درمیان باہمی افتراق پیدا کر کے منافقوں کے گروہ کی بنیاد رکھی مسلمانوں کو ختم کرنے کے لئے یہود نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے کی سازش کی چنانچہ مدینہ میں بنو قینقاع سب سے زیادہ طاقتور یہودی قبیلہ تھا۔ ان کے محلہ اور جائے قیام کے پاس ہی ایک مخلص صحابی حضرت طلحہؓ بن براء کا مکان تھا وہ بیمار تھے اور جب ان پر حالت نزع طاری ہوئی تو انہوں نے وصیت کی کہ اگر میری وفات رات کے وقت ہو۔ تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو نماز جنازہ کے لئے اطلاع نہ دی جائے تا کہیں میری وجہ سے حضور کی ذات مبارک پر حملہ نہ ہو جائے۔

(اصابہ جلد ۳)

بنو قینقاع نے کمزور مسلمانوں کو اپنی طرف کھینچنا شروع کر دیا اور بنو قینقاع نے اس باہمی معاہدہ کی عہد شکنی کی۔ جو یہود اور مسلمانوں کے درمیان قرار پایا تھا چنانچہ ابن ہشام میں لکھا ہے:

ان بنی قینقاع کانوا اول یہود نقضوا ما بینهم و بین رسول اللہ

بنو قینقاع قبیلہ یہود نے سب سے پہلے اس معاہدہ کی خلاف ورزی کی جو ان کے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے درمیان تھا اور ان کی شرارتیں روز بروز بڑھنے لگیں اور مسلمانوں کو تنگ کرنا شروع کر دیا چنانچہ تاریخ کا مشہور واقعہ ہے کہ ایک دفعہ ایک مسلمان خاتون ایک یہودی کی دکان پر سودا خریدنے کے لئے گئی تو چند شریر یہودیوں نے اس مسلمان عورت کی تہبند کے نچلے حصہ کو اس کی پیٹھ کے کپڑے سے ٹانک دیا مسلمان خاتون وہاں سے جب چلنے لگی تو وہ ننگی ہو گئی۔ اس پر یہود نے بازار میں قہقہہ لگایا مسلمان خاتون نے مدد مانگتے ہوئے چیخنا شروع کر دیا۔ ایک مسلمان چیخ سن کر موقع پر پہنچ گیا اور لڑائی تک نوبت پہنچ گئی اور اس باہمی تصادم میں یہودی دکاندار مارا گیا۔ اب مسلمانوں اور یہود کے درمیان جھگڑا ہو گیا اور مدینہ منورہ میں جنگی حالات کا اعلان کر دیا گیا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود کو بوجہ باہمی معاہدہ امن کے سمجھایا مگر انہوں نے اس تلقین کا جواب جنگ کی دھمکی سے دیا۔ اب مسلمان اور یہود بالمقابل نکل آئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہود کے قلعہ کا محاصرہ کر لیا اور یہ محاصرہ پندرہ ایام تک رہا۔ بالآخر یہود نے اپنے قلعہ کے دروازے اس شرط پر کھولے کہ ہماری جان بخشی کی جائے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مجسم رحم و کرم تھے آپ نے اس شرط کو منظور فرمایا جب کہ موسوی قانون شریعت کے لحاظ سے یہ لوگ واجب القتل تھے۔ چنانچہ استثناء باب بیس آیت ۱۲ تا ۱۴ میں مذکور ہے "اگر وہ تجھ سے صلح نہ کرے بلکہ تجھ سے لڑنا چاہے تو تو اس کا محاصرہ کرنا اور جب خداوند تیرا خدا اسے تیرے قبضہ میں کر دے تو وہاں کے ہر مرد کو تلوار سے قتل کر ڈالنا"

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مدینہ میں قیام امن اور خود حفاظتی کو مد نظر رکھتے ہوئے بنو قینقاع کو مدینہ چھوڑنے کے لئے اور ملک شام کی طرف چلے جانے کا حکم دیا۔

(۲)

بنو قینقاع کی جلاوطنی کے بعد یہود کے قبائل بنو قریظہ اور بنو نضیر نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمانوں کے خلاف فتنہ پیدا کرنا شروع کر دیا۔ انہوں نے قریش مکہ کے ساتھ خفیہ تعلقات قائم کر لئے اور اس طرح مسلمانوں کے خلاف اندرونی اور بیرونی خطرات میں اضافہ ہو . . . .

گیا اور ان کا اشتعال بڑھ گیا۔ ان حالات کے پیش نظر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے دس صحابہ کرامؓ کی ایک پارٹی حضرت عاصم بن ثابت کی امارت میں ترتیب دی کہ وہ مکہ کے قریب جا کر قریش کی جنگی تیاریوں اور ان کے دوسرے حالات سے اطلاع دیں۔ عجیب اتفاق ہے کہ ابھی یہ پارٹی روانہ نہیں ہوئی تھی کہ قبائل عضل اور قارہ کے چند افراد نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ ہمارے قبائل میں لوگوں کا میلان اسلام کی طرف ہو رہا ہے آپ چند مسلمین ہمارے ساتھ روانہ فرمائیں جو ہمیں اسلام کی تعلیم دیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت عاصم کو ارشاد فرمایا کہ آپ لوگ ان کے ساتھ چلے جاویں اور یہ کام بھی سرانجام دیں مگر یہ لوگ مکار تھے اور قبیلہ بنو لحیان کی تحریک پر آئے تھے جو اپنے لیڈر سفیان بن خالد کے قتل کا بدلہ مسلمانوں کو قتل کر کے لینا چاہتے تھے چنانچہ صحابہ کی یہ جماعت عسفان اور مکہ کے درمیان مقام رجیع پر پہنچی تو بنو لحیان کو خفیہ اطلاع پہنچا دی گئی کہ مسلمان یہاں سے گزر رہے ہیں چنانچہ بنو لحیان کے دو سو نوجوانوں نے ان پر حملہ کر دیا۔ جس کے نتیجہ میں سات صحابہ مقابلہ کرتے ہوئے موقعہ پر ہی شہید ہو گئے اور باقی تین کو مختلف حالات میں لے جا کر قتل کر دیا گیا۔

اس قسم کی دوسری شرارت یہ ہوئی کہ عرب کے وسطی علاقہ نجد میں قبائل سلیم اور غطفان آباد تھے اور قریش مکہ کیساتھ ان کے تعلقات تھے اسجگہ بھی قریش مکہ نے اپنے مسموم اثرات سے اسلام کے خلاف فضا مشتعل کر دی تھی اس علاقہ کا ایک شخص ابو براء جو قبیلہ بنو عامر کا رئیس تھا آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے ملاقات کرنے کے لئے آیا اس نے درخواست کی کہ آپ اہل نجد کو تبلیغ اسلام کے لئے اپنے چند اصحاب روانہ فرمائیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک روایت کے مطابق ستر اصحاب کو جو کہ قریباً سب ہی حفاظ قرآن تھے روانہ فرمایا جب یہ لوگ بئر معونہ کے مقام پر پہنچے تو حملہ کر کے سوائے تین کے سب کو شہید کر دیا گیا۔ ایک آدمی لنگڑا تھا جو پہاڑی پر چڑھ گیا۔ دو اونٹ چرانے گئے تھے۔ جن میں سے ایک کو اسی وقت شہید کر دیا گیا۔ جب وہ تن تنہا حملہ آوروں کے مقابلہ پر نکل آیا۔ رجیع اور بئر معونہ کے واقعات نے بتلا دیا کہ قریش اور قبائل عرب کے قلوب میں بغض و عداوت کی انتقامی آگ سلگ رہی تھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ان ہر دو واقعات سے سخت تکلیف ہوئی۔ ان واقعات کے پیچھے در اصل ایک خطرناک منصوبہ یہ تھا کہ نعوذ باللہ اسلام کو ہمیشہ کے لئے ختم کر دیا جائے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کر دیا جائے اس سازش میں یہود کا ہاتھ تھا

(۳)

بئر معونہ اور رجیع کے المناک واقعات سے ہر مسلمان کا دل حزیں تھا۔ مگر اس کے مقابل یہود کا دوسرا قبیلہ بنو نضیر جو مدینہ کی ایک ایسی طرف آباد تھا جہاں کثرت سے باغات تھے اور کھیتی باڑی ان کا کام تھا یہ بنو نضیر ان واقعات سے قدرے دلیر ہو گئے۔ بنو نضیر مسلمانوں کے حلیف تھے انہوں نے شرارت شروع کر دی بوجہ معاہدہ میں شامل ہونے کے دیت اور معاوضہ کے معاملہ میں بنو نضیر کو بھی حصہ رسدی شریک ہونا چاہیئے تھا۔ مگر وہ اس سے انکار کرتے۔

نوبت بایں جا رسید کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بنو نضیر کو سمجھانے کے لئے . . . ان کے محلہ میں تشریف لے گئے اور یہود کو بلوا بھیجا۔ یہود نے فوراً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو قتل کرنے کا منصوبہ تیار کر لیا کہ آج بانی اسلام کو ختم کر کے نعوذ باللہ اسلام کو ہی ختم کر دیا جائے۔ جس مکان کے سایہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھے ہوئے تھے وہاں ایک یہودی عمرو بن جحاش کوٹھے پر ایک بھاری پتھر لے کر چڑھ گیا۔ اس اثناء میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خدا نے وحی کی اور آپ اسجگہ سے فوراً اٹھ کھڑے ہوئے اور اس طرح یہ خطرناک سازش ناکام ہو گئی اور دشمن اپنے ارادہ میں ناکام و نامراد ہوا۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس معاملہ کی تحقیق فرمائی اور اس سازش کی وجہ سے بنونضیر کو کہا کہ اب حالات اس قدر نازک ہو گئے ہیں کہ باوجود اس کے کہ تم ہمارے ساتھ میثاق مدینہ میں شامل ہو مگر اب بہتر یہ ہے کہ تم مدینہ چھوڑ دو اور کسی اور جگہ آباد ہو جاؤ نیز یہ نقل مکانی دس دنوں کے اندر اندر ہونی چاہیئے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ پیغام اور انتباہ حضرت محمدؓ بن مسلمہ کے ذریعہ بھجوایا۔ یہود نے اس پیغام پر فوراً مدینہ کے رئیس المنافقین عبداللہ بن ابی سے رابطہ قائم کر لیا اس نے یہود کو مدینہ سے جانے سے روکا۔ ان کی مدد کرنے کا وعدہ کیا اور ان کو عصیان پر آمادہ کیا۔ چنانچہ یہود نے اس سلسلہ پر بڑی بے باکی سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت محمدؓ بن مسلمہ کے ہاتھ پیغام ارسال کیا۔

إِنَّا لَا نَبْرَحُ دَارَنَا فَاصْنَعْ مَا بَدَا لَكَ۔

ہم اپنے گھروں کو یعنی مدینہ چھوڑنے کے لئے تیار نہیں ہیں تم نے جو کرنا ہے کر لو۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ جواب سن کر ازراہ تعجب اللہ اکبر کہا اور فرمایا کہ یہ لوگ تو جنگ کے لئے تیار ہیں۔ اس کے بعد بھی یہود کے خفیہ منصوبے جاری رہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بنونضیر کے رئیس کو دوبارہ پیغام بھیجا کہ ان حالات میں تم کو میں مدینہ میں رہنے کی اجازت نہیں دے سکتا۔ اب بنو قریظہ نے بھی اندر ہی اندر بنونضیر کی تائید و ہمدردی شروع کر دی۔ بنو قریظہ کا تو مسلمانوں نے عربوں کے قومی رواج اور دستور کے مطابق محاصرہ کر لیا جس کے پیش نظر انہوں نے معافی مانگ لی اور دوبارہ باہمی امن کا میثاق کر لیا چنانچہ ان سے محاصرہ اٹھا لیا گیا۔ اس کے بعد بنونضیر کے جارحانہ رویہ کی وجہ سے ان کا محاصرہ کر لیا گیا۔ وہ قلعہ بند ہو گئے۔ ان کا قلعہ بہت مضبوط تھا۔ کئی دن کے محاصرہ کے بعد بھی یہود نے ہتھیار نہ ڈالے تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ حکم دیا کہ بنونضیر کے کھجور کے درخت (جو قلعہ سے باہر تھے) کاٹ دیئے جائیں اور یہ صرف چھ درخت تھے اور کھجور کی اس قسم کے تھے جو لینہ کہلاتی ہے اور بالکل معمولی اور ادنیٰ ہوتی ہے اس پر یہود نے اس شرط پر قلعہ کا دروازہ کھول دیا کہ ہماری جان بخشی کی جائے اور ہمیں یہاں سے ہر قسم کا سامان وغیرہ لے جانے کی اجازت دی جائے۔ چنانچہ یہ مطالبہ تسلیم کر لیا گیا اور بنونضیر اپنا سارا سامان بلکہ اپنے ہاتھوں سے اپنے مکانات گرا کر اور ان کے دروازے، کھڑکیاں وغیرہ بھی لے کر مدینہ سے چلے گئے اور حجاز کے شمال میں ایک سرسبز مقام خیبر میں جا کر مقیم ہو گئے۔ قرآن کریم کی سورۃ الحشر میں یہ واقعہ مذکور ہوا ہے۔

هُوَ الَّذِي أَخْرَجَ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ مِنْ دِيَارِهِمْ لِأَوَّلِ الْحَشْرِ مَا ظَنَنْتُمْ أَنْ يَخْرُجُوا وَظَنُّوا أَنَّهُمْ مَانِعَتُهُمْ حُصُونُهُمْ مِنَ اللَّهِ فَأَتَاهُمُ اللَّهُ مِنْ حَيْثُ لَمْ يَحْتَسِبُوا وَقَذَفَ فِي قُلُوبِهِمُ الرُّعْبَ يُخْرِبُونَ بُيُوتَهُمْ بِأَيْدِيهِمْ وَأَيْدِي الْمُؤْمِنِينَ فَاعْتَبِرُوا يَا أُولِي الْأَبْصَارِ ۝

وہی خدا ہے جس نے اہل کتاب میں سے کفار کو اپنے گھروں سے پہلی جلاوطنی کے وقت نکالا۔ تم گمان بھی نہیں کرتے تھے کہ وہ نکل جائیں گے اور وہ خیال کرتے تھے کہ ان کے قلعے ان کو اللہ کی گرفت سے بچا لیں گے اور اللہ ان کے پاس وہاں سے آیا جہاں سے ان کو گمان بھی نہ تھا۔ اور ان کے دلوں میں رعب ڈال دیا وہ اپنے مکانات کو اپنے ہاتھوں اور مومنوں کے ہاتھوں سے خراب کرتے تھے اس لئے اے بصیرت والو عبرت پکڑو۔

پھر فرمایا۔

مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَى أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ اللَّهِ وَلِيُخْزِيَ الْفَاسِقِينَ ۝

جو تم نے نرم کھجور کا درخت نہیں کاٹا یا اسے اپنی جڑوں پر کھڑا نہیں چھوڑا مگر یہ اللہ کے اذن سے تھا۔ تا کہ وہ نافرمانوں کو رسوا کرے۔

یہ ایک ناقابل انکار حقیقت ہے کہ اگر بربادی کا خیال ہوتا تو صحابہ کرام آناً فاناً اور چند لمحات میں ان کے باغات کو تباہ کر سکتے تھے۔ مگر ضرورت کی بناء پر صرف چھ درخت کاٹے گئے اور وہ بھی معمولی کھجور کی قسم کے۔ مگر یورپ نے اس واقعہ کو انتہائی مبالغہ آمیزی کا رنگ دیا ہے۔

(باقی)

دفتر الفضل سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔ (مینیجر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

انفرادی وعدہ جات تحریک جدید سال نو (۳۸/۲۸)

(قسط ۶)

۱۔	مکرم حافظ عبدالسلام صاحب وکیل المال ثانی ربوہ۔	۲۹۰-۰۰ روپے
۲۔	" ٹھیکیدار محمد صدیق صاحب ربوہ۔	۱۰-۰۰ "
۳۔	" چوہدری مبارک مصلح الدین صاحب نائب وکیل المال ثانی۔	۷۲-۰۰ "
۴۔	" محمد صدیق صاحب ربوہ	۱۰-۰۰ "
۵۔	" حافظ بشیر احمد گھوگھیاٹ ضلع سرگودھا۔	۱۶-۲۵ "
۶۔	" محمد احمد صاحب ضیاء سرگودھا۔	۶۰-۰۰ "
۷۔	" چوہدری فتح محمد صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ	۲۵۲-۰۰ "
۸۔	محترمہ رابعہ بی بی صاحبہ " " "	۸-۵۰ "
۹۔	مکرم چوہدری احمد دین صاحب " شرقی "	۳۲-۰۰ "
۱۰۔	" عبدالکریم صاحب کنجاہ ضلع گجرات۔	۱۶۰-۰۰ "
۱۱۔	" مبارک احمد صاحب گلگت	۱۹۱-۰۰ "
۱۲۔	" برکات احمد صاحب "	۱۸۹-۰۰ "
۱۳۔	" الحاج ڈاکٹر اے حسین کیپٹن دیناج پور مشرقی پاکستان۔	۱۰۰-۰۰ "
۱۴۔	" بشیر احمد صاحب چونیاں ضلع لاہور	۲۰-۰۰ "
۱۵۔	" چوہدری سمیع اللہ صاحب سیال ایم، اے ربوہ۔	۷۸-۰۰ "
۱۶۔	" صوبیدار عبدالمنان صاحب ربوہ۔	۶۰-۰۰ "
۱۷۔	" محمد عالم صاحب باڈی گارڈ "	۲۰-۰۰ "
۱۸۔	" ناصر احمد صاحب " "	۱۴-۰۰ "
۱۹۔	" نعیم الدین صاحب ربوہ۔	۱۹-۰۰ "
۲۰۔	" چوہدری عبدالواحد صاحب محاسب ربوہ۔	۴۸-۰۰ "
۲۱۔	" عبدالحکیم صاحب حلوائی ربوہ۔	۱۲-۰۰ "
۲۲۔	" عبدالمومن صاحب دارالرحمت غربی ربوہ	۸۵-۲۵ "
۲۳۔	" محمد علی صاحب دارالعلوم ربوہ۔	۲۵-۰۰ "
۲۴۔	" ملک محمد شفیع صاحب نوشہروی ربوہ۔	۱۹۰-۰۰

(وکیل المال اول تحریک جدید)

قائدین مجالس خدام الاحمدیہ کی توجہ کیلئے

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے ہم نے اپنے نئے سال ۵۰-۱۳۵۱/۱۹۷۱-۷۲ء کا آغاز کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ یہ نیا سال ہمارے لئے مبارک کرے۔ اور ہمیں پہلے سے بڑھ کر کام کرنے کی توفیق بخشے۔ امید ہے کہ مقامی قائدین نے وصولی کا کام شروع کر دیا ہوگا۔ وصولی کی رقم جلد مرکز کو ارسال فرمائیں۔

اسی طرح سے اگر آپ نے ابھی تک اپنی مجلس کا نئے سال ۵۰-۱۳۵۱/۱۹۷۱-۷۲ء کا بجٹ تشخیص کر کے نہیں بھجوایا تو وہ بھی اپنی اولین فرصت میں ارسال فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی کوششوں میں برکت ڈالے۔

مہتمم مال مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے شوہر محترم حاجی محمد ابراہیم صاحب خلیل نو ماہ سے بعارضہ فالج بیمار ہیں۔ نیز میری بیٹی آمنہ لندن میں بیمار ہے۔ دونوں کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے درخواست دعا ہے۔ (محمودہ خلیل ربوہ)

۲۔ میری بیوی عرصہ آٹھ ماہ سے ورم معدہ میں مبتلا ہے۔ جس کی وجہ سے سخت تکلیف ہے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری بیوی کو صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

عبدالغنی دکاندار چک نمبر ۱۰۹ گ، ب نرائن گڑھ ضلع لائلپور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

نوٹ: مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر مع تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے جاتے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دیئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۰۵۴۳

میں اللہ دتہ ولد خدا داد صاحب قوم جٹ پیشہ کاشتکاری عمر ۵۰ سال بیعت ۱۹۳۴ء ساکن پیر کوٹ ضلع گوجرانوالہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷-۹-۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:-

زرعی اراضی ۱۷½ ایکڑ (ساڑھے سترہ ایکڑ)

مالیتی -/۳۴۰۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: بقلم خود اللہ دتہ
گواہ شد: چوہدری محمد صادق
گواہ شد: چوہدری فضل داد

مسل نمبر ۲۰۵۴۴

میں نذیر احمد ولد ماسٹر محمد نواز صاحب قوم ارڑ پیشہ تعلیم عمر ۱۷ سال بیعت پیدائشی ساکن انور آباد ضلع لاڑکانہ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۸-۶-۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے:-

اراضی بارہ ایکڑ واقع انور آباد ضلع لاڑکانہ

مالیتی -/۳۰۰۰ روپے

میں مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد: نذیر احمد
گواہ شد: ماسٹر محمد نواز ایڈ و سیکرٹری جماعت احمدیہ انور آباد۔
گواہ شد: محمد اسماعیل ارڑ۔

مسل نمبر ۲۰۵۴۵

میں نسرین اختر بنت چوہدری عطاء اللہ صاحب قوم جٹ چیمہ پیشہ خانہ داری عمر ۲۶ سال بیعت پیدائشی ساکن چک ۳۶ جنوبی ضلع سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶-۶-۶۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے۔

(۱) ایک عدد طلائی انگوٹھی قیمتی -/۱۰۰ روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

اس وقت مجھے مبلغ -/۱۰ روپے ماہوار آمد ہے میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: نسرین اختر چک ۳۶ سرگودھا حال دارالصدر غربی۔ ربوہ
گواہ شد: عطاء اللہ ایم اے۔ صدر محلہ دارالصدر۔ غربی۔ ربوہ
گواہ شد: محمد شفیع ملک صدر حلقہ دارالصدر غربی ربوہ

مسل نمبر ۲۰۵۴۶

میں زکیہ بیگم لنہ زوجہ چوہدری نور محمد صاحب قوم ارائیں پیشہ خانہ داری عمر ۳۲ سال بیعت ۱۹۵۵ء ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۰-۶-۶۱ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔

میری موجودہ جائداد حسب ذیل ہے

(۱) حق مہر بصیغہ نقد وصول شدہ -/۱۰۰ روپے
(۲) مکان واقع گولبازار ربوہ کے نصف حصہ کی مالک ہوں۔ نصف حصہ کی قیمت -/۱۰۰۰ روپے ہے

میں اپنی مندرجہ بالا جائداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ -/۳۰ روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ: زکیہ بیگم لنہ
گواہ شد: مسعود احمد ولد محمد حسین صاحب دارالصدر شرقی۔ ربوہ
گواہ شد: مبارک احمد ولد نواب دین دارالیمن ربوہ

مسل نمبر ۲۰۵۴۷

میں محمد اسلم ولد چوہدری عبدالرزاق صاحب قوم ججہ پیشہ تجارت عمر ۳۳ سال بیعت پیدائشی ساکن ملتان ضلع ملتان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶-۶-۶۱ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۵۰ روپیہ ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد: محمد اسلم بقلم خود عراقی کلاتھ ہاؤس ملتان
گواہ شد: محمد احمد آرٹسٹ۔ قائد مجلس خدام الاحمدیہ۔ ملتان
گواہ شد: عزیز الدین احمد سیکرٹری مال جماعت احمدیہ ملتان

بعدالت جناب جی ایم راجپوت صاحب پی سی ایس ڈپٹی کمشنر / کلکٹر جھنگ

لال خان ولد دائے خان قوم راجپوت
بذریعہ جمشید علی ولد ملک محمد مختار عام

بنام ۳ سکندر خان ولد عبدالکریم
ممتاز حسن جہاں بیوہ
احمد ولد عبدالکریم

اقوام راجپوت محمود شاہ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ

نظر ثانی انتقال ۱۱ وراثت موضع محمود شاہ تحصیل شورکوٹ ضلع جھنگ۔

مقدمہ مندرجہ عنوان میں سکندر خان وغیرہ مذکورہ تعمیل سمن سے دیدہ دانستہ گریز کرتا ہے اور روپوش ہے اس لئے اشتہار ہذا بنام سکندر خان وغیرہ مذکور جاری کیا جاتا ہے کہ اگر مدعا علیہم مذکور تاریخ ۱۲-۷-۶۱ مقام جھنگ حاضر عدالت ہذا نہیں ہوں گے تو ان کے خلاف کارروائی حسب ضابطہ عمل میں لائی جاوے گی۔

آج بتاریخ ۱۱-۶-۶۱ ہمارے دستخط اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

(مہر عدالت) دستخط حاکم

درخواست ہائے دعا

۱۔ مکرم ملک عبدالرحیم صاحب اف قصور ذیابیطس اور ایکزیما کی وجہ سے بیمار چلے آرہے ہیں پھوڑے کی وجہ سے انہیں سخت تکلیف ہے۔ ان کی کامل و عاجل شفا یابی کے لئے احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔ نیز خاکسار بہتر روزگار میسر آنے اور دینی و دنیوی ترقی کے لئے دعا کا خواستگار ہے۔ احباب کرام ہمیں اپنی خاص دعاؤں میں یاد رکھیں۔

بشیر الحق ابن حاجی نصیر الحق صاحب مرحوم

۲۔ مکرم ڈاکٹر رحمت اللہ صاحب ہیڈ ہیلتھ پریکٹیشنر قصبہ صوبا سنگھ ضلع سیالکوٹ تحریر فرماتے ہیں میری والدہ محترمہ جو حضرت مسیح پاک علیہ السلام کی ۳۱۳ میں شامل تھیں ۱۹۶۱ء میں وفات پا چکی ہیں۔ میں نے عہد کیا ہے کہ میں تا زندگی حصول ثواب کی خاطر ان کی روح کو خوش کرنے کے لئے اور ان کے نام کو زندہ رکھنے کے لئے ان کے نام کا چندہ تحریک جدید مبلغ -/۵۰ روپے ہر سال ادا کرتا رہوں گا۔ اللہ تعالیٰ مجھے توفیق دے۔ قارئین کرام سے ان کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

۳۔ مکرم شیخ عبدالغفور صاحب عرصہ ایک ماہ سے علیل ہیں احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت کاملہ عطا فرمائے۔

محمود محمد خان منصوری راولپنڈی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مسابقت کی روح کے ساتھ پیش کئے جانے والے وعدہ جات تحریک جدید سال نو

اب وعدہ جات کی بجائے نقد وصولیوں کی فہرست شائع ہو گی

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ نے جب تحریک جدید کے نئے سال کا اعلان فرمایا تو متعدد مخلصین نے انفرادی اور جماعتی سطح پر والہانہ طور پر وعدے اور نقد رقم پیش کر کے مسابقت کی روح کا مظاہرہ فرمایا۔ جزاہم اللہ احسن الجزاء۔

اعلان کے بعد پہلے تین دن کے اندر جو فہرستیں حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں بغرض دعا پیش کی گئیں وہ الفضل میں قارئین کرام کی دعاؤں کے لئے قسط وار اشاعت پذیر ہوئیں۔ اب وعدوں کی اشاعت کا سلسلہ جاری نہ رہے گا۔ البتہ جن دوستوں کے متعلق یہ اطلاع ملے گی کہ انہوں نے سال نو تک اپنا حساب سو فیصدی ادا کر دیا ہے تا اطلاع ثانی ان کے اسماء انشاء اللہ حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں پیش کرنے کے ساتھ الفضل میں بھی بغرض اشاعت بھجوائے جاتے رہیں گے۔

عہدیداران جماعت سے درخواست ہے کہ وہ نقد وصولی کی فہرست الگ طور پر بغرض اشاعت دفتر ہذا کو بھجواتے رہیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

شکریہ احباب

میں اپنی طرف سے اور اپنے والد محترم حضرت قاضی محمد عبد اللہ صاحب بھٹی سابق ناظر ضیافت (جو ۳۱۳ اصحاب حضرت مسیح پاک علیہ السلام میں سے آخری صحابی ہیں) کی طرف سے ان تمام احباب خصوصاً خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا دلی شکریہ ادا کرتی ہوں جنہوں نے میری والدہ مرحومہ سیدہ کلثوم بانو صاحبہ کی وفات پر خود تشریف لا کر یا خطوط اور تاروں کے ذریعہ اظہار تعزیت و ہمدردی فرمایا ہے۔ یہ پیغامات ہمارے لئے بڑے حوصلہ کا موجب ہوئے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے میری دعا ہے کہ وہ ان تمام تعزیت کرنے والے بھائیوں اور بہنوں کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ مجھے اور میرے بچوں کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ محترم والد صاحب بوجہ پیرانہ سالی بہت کمزور ہو گئے ہیں۔ ان کو بھی دعاؤں میں یاد رکھیں۔

(امۃ الوہاب ضیاء اہلیہ عبد اللطیف خان صاحب اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ)

ضرورت ہے

تعلیم الاسلام ہائی سکول کھاریاں میں ایک بی ایس سی بی ایڈ کی فوری ضرورت ہے جو میٹرک کے طلباء کو فزکس اور اختیاری ریاضی پڑھا سکے۔ امیدوار امیر جماعت یا پریذیڈنٹ کی تصدیق سے جلد درخواستیں بھجوائیں۔

(ہیڈ ماسٹر تعلیم الاسلام ہائی سکول کھاریاں)

یہ گھڑی کس کی ہے

عاجزہ کو سالانہ اجتماع کے موقع پر ایک زنانہ سونے کی ہاتھ کی گھڑی ملی تھی جس بہن کی ہو نشانی بتا کر حاصل کر لے۔

(خاکسار مریم صدیقہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

درخواست دعا

حیدرآباد سے چوہدری محمد اکرم صاحب تحریر فرماتے ہیں کہ مکرم چوہدری نبی احمد صاحب کراچی اپنے کاروبار کے سلسلہ میں ایک ماہ کے لئے یورپ کے دورہ پر روانہ ہو گئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ان کا سفر ہر جہت سے خیر و برکت کا موجب کرے اور بخیریت واپس وطن تشریف لائیں۔ (خاکسار غلام باری سیف ربوہ)

نصرت جہاں ریزرو فنڈ

دوسری قسط کی ادائیگی کا وقت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نصرت جہاں ریزرو فنڈ کے قیام کا اعلان کرتے ہوئے فرمایا:

"اس سلسلہ میں بہت سے کام ہمیں یہاں کرنے ہیں۔ اور ان پر یہاں روپیہ خرچ کرنا ہے۔ مثلاً کتابیں شائع کرنی ہیں۔ اسی طرح اور دوسرے کام ہیں جو یہاں ہی سر انجام پائیں گے اور ان پر روپیہ خرچ ہو گا"

نصرت جہاں ریزرو فنڈ کی دوسری قسط کی ادائیگی کے لئے مجموعہ ۲۰ فی صد ہو گی۔ ۳۰ نبوت (نومبر) آخری تاریخ مقرر ہے۔ اس کا ضرور خیال رکھیں اس طرح دونوں قسطوں کی رقم ۶۰ فی صد ہو جائے گی۔

(سیکرٹری نصرت جہاں ریزرو فنڈ)

ایک الہام مندرجہ تذکرہ کے متعلق ضروری تصریح

تذکرہ طبع سوم کے صفحہ ۴۲۵ پر اور طبع دوم کے صفحہ ۴۴۰ پر الہام

انی احافظ کل من فی الدار

درج ہے اور اس کی تاریخ اپریل ۱۹۰۲ء تحریر کی گئی ہے۔ اس سے خیال گزرتا ہے کہ اس الہام کے نزول کی یہ تاریخ ہے۔ سب سے پہلی تاریخ ہے لیکن حقیقت یوں نہیں کیونکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کلام سے واضح ہوتا ہے کہ یہ الہام بہت عرصہ پہلے یعنی ۱۸۹۶ء کا ہے۔ چنانچہ حضور کی تحریر جو اخبار بدر مورخہ ۲ مئی ۱۹۰۷ء جلد ۶ نمبر ۱۸ صفحہ ۱ پر شائع ہوئی اس میں حضور فرماتے ہیں:

"جب عام طاعون دنیا پر نازل کی گئی تو اس ابتدائی زمانہ میں جب اس ملک میں طاعون شروع ہوئی (یعنی ۱۸۹۶ء خاکسار ناقل) خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھے الہام ہوا کہ "انی احافظ کل من فی الدار" یعنی ہر ایک شخص جو اس گھر کی چار دیواری کے اندر ہے میں اس کو طاعون سے بچاؤں گا۔ چنانچہ قریباً گیارہ برس ہوئے جب یہ الہام ہوا تھا اور اس مدت میں لاکھوں انسان اس دنیا سے شکار طاعون ہو کر گزر گئے لیکن ہمارے اس گھر میں اگر ایک کتا بھی داخل ہوا تو وہ بھی طاعون سے محفوظ رہا یہ کس قدر عظیم الشان معجزہ ہے"

نیز اسی اخبار بدر ۶ جون ۱۹۰۷ء میں حضور کا جو مضمون درج ہے۔ اس میں حضور فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالیٰ نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا ہے انی احافظ کل من فی الدار واحافظک خاصتاً۔ ترجمہ اس کا موجب تفہیم الٰہی یہ ہے کہ میں ہر ایک شخص کو جو تیرے گھر کے اندر ہے طاعون سے بچاؤں گا۔ اور خاص کر تجھے۔ چنانچہ گیارہ برس سے اس پیشگوئی کی تصدیق ہو رہی ہے۔"

خاکسار عبد اللطیف بہاولپوری

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۲